11911
۲۹/۹/۱۷

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۸/۲۰۰۶

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں

تجارت یا ذاتی نیت سے خریدے گئے پلاٹ کی زکوۃ کے بارے میں .

پلاٹ بسا اوقات تجارت کی غرض سے خریدا جاتا ہے اور بسا اوقات مالیت کی حفاظت اور ضرورت پر خرچ کرنے کی نیت سے تو کیا ان دونوں صورتوں میں اس پر زکوۃ واجب ہوگی .

پلاٹ کی خرید وری کی مختلف شکلیں مارکیٹ میں رائج ہے اس میں سے ایک مکمل قیمت ادا کر کے خریدنا اس معاملے میں بھی ڈیولپر قبضہ سپرد کرنے میں کچھ وقت لیتے ہیں تو کیا قبضہ سے قبل اس پلاٹ پر زکوۃ واجب ہوگی. پلاٹ پر واجب ہوگی یا ادا کی گئی قیمت پر یا رہے قبضہ پلاٹ کا مشتری کو نہیں ملا ہے .

دوسری شکل. خرید وری کی قسطوں پر خرید ہوتی ہے

اس میں مشتری پلاٹ پسند کرتا ہے اور قیمت متعین ہوتی ہے کچھ ڈاؤن پیمنٹ دیا جاتا ہے اور متعین سالوں کی قسطیں طے ہو جاتی ہے اس قسم کے معاملے میں جب تک ایک متعین مقدار رقم کی ادائیگی نہ ہو جائے اس وقت مشتری کو قبضہ نہیں سپرد کرتا. تو اب اس پلاٹ پر زکوۃ کیسے ہوگی ادا کی گئی قیمت پر یا پلاٹ پر کے جس کا قبضہ اب تک نہیں ملا ہے .

قسطوں پر خرید و فروخت اور قرضوں میں قسطیں زکوۃ سے کیسے منہا کی جائے گی. مکمل باقی ماندہ رقم یا صرف ایک سال کی قسطیں .

پلاٹ پر زکوۃ پر تین باتوں کی وضاحت درکار ہے.

1 پلاٹ جو قسطوں پر خریدا جائے یا ادا قسط تجارت کی نیت یا بیچنے کی نیت سے. کیا اس پلاٹ پر قبضہ سے قبل زکوۃ واجب ہوگی یا نہیں.

2 جو قسطیں ادا کر دی گئی وہ مشتری کی ملک سے نکل کر بائع کی ملک شمار ہوگی یا نہیں.

3 کتنے سال کی قسطیں زکوۃ میں منہا ہوگی صرف ایک سال یا مکمل قسطیں.

دعاؤں کا طالب

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔: جی ہاں! اس پلاٹ کی قیمتِ فروخت پر زکوٰۃ واجب ہے، کیونکہ یہ پلاٹ خریدنے کے بعد خریدار کی ملکیت میں آچکا ہے، اگرچہ اس کو قبضہ نہیں ملا، کیونکہ غیر منقولی اشیاء میں ملکیت کیلئے قبضہ میں آنا ضروری نہیں ہے، اور چونکہ خریدار نے آگے فروخت کرنے کی نیت سے خریدا ہے، اس لئے یہ پلاٹ مالِ تجارت ہے، اور سال گذر جانے پر پلاٹ کی قیمتِ فروخت پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔

الدر المختار (سعيد)-(۲۷۲/۲)

(وما اشتراه لها) أي للتجارة (كان لها) لمقارنة النية لعقد التجارة

(۲)۔۔۔: اگر پلاٹ کی خرید و فروخت کا باقاعدہ معاملہ ہو چکا ہے، جیسا کہ عام طور پر یہی ہوتا ہے، تو خریدار نے جو قسطیں ادا کی ہیں وہ بائع کی ملکیت ہیں۔

(۳)۔۔۔: صرف وہ اقساط منہا ہوں گی جو سال بھر میں واجب الاداء ہیں، بقیہ سالوں کی اقساط منہا نہیں ہوں گی۔ (تحفۃ المنتخب ۳/۱۶۹۲)

البحر الرائق شرح كنز الدقائق (۱۲۶/۶)

قوله (صح بيع العقار قبل قبضه) أي عند أبي حنيفة وأبي يوسف، وقال محمد لا يجوز لإطلاق الحديث، وهو النهي عن بيع ما لم يقبض، وقياسا على المنقول وعلى الإجارة، ولهما أن ركن البيع صدر من أهله في محله ولا غرر فيه لأن الهلاك في العقار نادر بخلاف المنقول، والغرر المنهي غرر انفساخ العقد، والحديث معلول به عملا بدلائل الجواز ـــــــــــ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حسین احمد سیف

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ

۱۰/ستمبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۹/ذوالحجہ/۱۴۳۹ھ

۱۰/ستمبر/۲۰۱۸ء

دار الافتاء
نمبر ۲۵/۲۰۶
۱۴۳۹/۱۲/۲۹
۲۰۱۸/۹/۱۰

مفتی

محمود

Scanned by CamScanner